اسلام غریبوں میں رہے گا:-

پیغمبر اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (بلاشبہ ویقیناً) اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر جائے گا پس اُن غریبوں کا کیا کہنا، وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔

دشمنانِ آلِ محمدؐ دجال کے ساتھ ہوں گے:-

پیغمبر اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم اہلِ بیتؑ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہودی بنا کر مبعوث کریگا۔

(راوی) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ اگرچہ وہ کلمہ شہادتین پڑھتا ہو؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! وہ کلمہ شہادتیں پڑھنے سے تو قتل ہونے اور جزیہ دینے سے بچ جائے گا (لیکن) جو شخص بھی ہم اہل بیتؑ سے بغض رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ یہودیوں کی صف میں مبعوث کرے گا۔

(راوی) نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ کیوں؟

آپؐ نے فرمایا: اس لیے کہ اگر وہ دجال کے دور کو پالے تو اُس پر ایمان لے آئے گا۔

علاماتِ ظہورِ امامؑ زمانہ خروجِ دجال:-

ایک مرتبہ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے اپنے خطبے میں پہلے اللہ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: اے لوگوں! پوچھ لو مجھ سے قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ۔ یہ بات آپؑ نے تین مرتبہ فرمائی تو صعصعہ بن صوحان اُٹھے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ دجال کب خروج کرے گا؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کو سن لیا اور اُسے علم ہے کہ تم اس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم، اس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسول کو ہے مگر اتنا بتادینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں جو

یکے بعد دیگرے رونما ہوں گے جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس سے مطلع کر دوں؟

صعصعہ نے عرض کیا: جی ہا، یاامیر المومنینؑ ارشاد فرمائیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اچھاتو ان علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کر دیں گے، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے، سود کھانے لگیں گے، رشوت لینے لگیں گے مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے سفہیوں اور بد عقلوں (بیوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے، عورتوں سے مشورہ کرنے لگیں گے، قطع رحم کرنے لگیں گے، اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی سمجھنے لگیں گے۔ جب علم اور بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا، ظلم پر فخر کیا جائے گا، امراء فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے، وزراء ظالم ہوں گے، علماء عرفاء خائن ہوں گے، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے، جھوٹی گواہیاں دی جانے لگیں گی، فسق و فجور، کذب و بہتان، گناہان و سرکشیاں بالعلان ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مُزین کیا جائے گا، مسجدیں آراستہ و پیراستہ کی جائیں گی، اونچے مینار بنائے جائیں گے، شریر لوگوں کو مکرم سمجھا جائے، صفوں میں بڑی بھیڑ بھاڑ ہو گی، لوگوں کی خواہشات مختلف ہوں گی، عہد و پیمان توڑ دیتے جائیں گے وقت موعود قریب ہو گا۔

تحصیلِ دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور اُن ہی کی بات سنی جائے گی، قوم کے سردار رذیل لوگ ہوں گے، شر وفساد کے خوف سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا جھوٹ کو سچا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا آلات سرود و غنا کا استعمال عام ہو گا، اِس اُمت کے آخرین اولین کو برا کہیں گے عورتیں زین کسے ہوئے گھوڑوں (سواریو) پر سوار ہوں گی۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں (جیسی شکلیں بنا کر اُن) سے مشابہ ہوں گے۔ فقہاء کا تفقہ غیر دین کیلئے ہو گا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت (کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی، بھیڑیے (صف انسانوں) کے جسموں پر گوسفندوں (بکریوں وغیر) کی کھال ہو گی، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار اور صبر (ایلوے) زیادہ کڑوے ہوں گے، اُس وقت امید رکھو اور سمجھو کہ اب خروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے اور اس وقت سکونت کیلئے

بہترین مقام بیت المقدس ہو گا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہو گی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی سکونت اختیار کرتا۔

پھر اصبغ بن نباتہ اُٹھے اور عرض کرنے لگے: یا امیر المومنینؑ یہ دجال کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: سنو! دجال کا اصلی نام صائد بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا وہ بد بخت ہو گا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہو گا۔ وہ اصفہان کے ایک قریہ یہودیہ سے خروج کریگا، وہ داہنی آنکھ سے کانا ہو گا، بائیں آنکھ اس کی پیشانی پر ہو گی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہو گی جس میں خون کے مانند ایک لوتھڑا ہو گا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہو گا جسے پڑھا لکھا اور اَن پڑھ بھی پڑھ لے گا، وہ سمندروں میں اترے گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اُس کے آگے دھویں کا پہاڑ ہو گا اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہو گا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ سمجھیں گے وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا، سفید گدھے پر سوار ہو گا، اُس کے گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہو گا، گھاٹ گھاٹ پر اس کیلئے زمین سمٹ جائے گی جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کیلئے خشک ہو جائے گا۔ وہ بلند آواز سے پکار کر کہے گا اس کی آواز دنیا بھر کے تمام جن وانس اور شیاطین سنیں گے۔ وہ کہے گا "اے میرے دوستوں! میں ہی وہ ہوں جس نے خلق کیا اور درست کیا مقدر کیا اور ہدایت کی، میں تم

لوگوں کا رب اعلیٰ ہوں"۔ وہ دشمنِ خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا، وہ کھانا کھائے گا، اور بازار میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا رب نہ کانا ہے نہ کھاتا پیتا ہے اور نہ چلتا پھرتا ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے۔

اے لوگو! سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزّنا ہوں گے اور وہ سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے۔ اللہ عزت و بزرگی والا اس کو جمعہ کے دن تین گھڑی دن چڑھے شام کے اندر عقبہ ایفق میں اُس کے ہاتھوں قتل کرادے گا جس کی اقتدا میں حضرت عیسیٰؑ مسیح نماز پڑھیں گے (امام قائمؑ کے ہاتھوں)۔

پھر امیر المومنینؑ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامۃ الکبریٰ (قیامت مصیبت) ہے۔

ہم نے عرض کیا: یاامیر المومنینؑ یہ کیا ہے؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: کوہِ صفا سے دَابہ زمین سے خروج کرے گا جس کے پاس حضرت سلمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا وہ اُس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی پر رکھے گا تو اس کی پیشانی پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً مومن ہے اور ہر کافر کی پیشانی پر رکھے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً کافر ہے اور مومن پکار کر کہے گا اے کافر! تم پر ویل ہو اور کافر پکار کر کہے

گا کہ اے مومن! تمہارے لیے خوشخبری ہے، کاش آج میں تمہارے مانند ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

پھر وہ دَابَہ آفتاب کے مغرب کے طلوع ہونے کے بعد اپنا سر اُٹھائے گا جسے بحکمِ خدا ساری دنیا دیکھے گی، اُس وقت توبہ کا موقع نکل چکا ہو گا پھر نہ کسی کی توبہ قبول ہو گی اور نہ اُس کے کوئی عملِ خیر کام آئے گا۔ اگر اس سے پہلے کوئی شخص ایمان نہیں لایا ہے اور اُس نے کوئی نیک کام نہیں کیا تو اس وقت اس کا ایمان لانا یا عملِ خیر کرنا بے سود ہو گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اب اس کے بعد کیا ہو گا، یہ مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کے میرے حبیبؐ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ یہ بات میں سوائے اپنی عترت کے اور کسی کو نہ بتاؤں۔

نزال بن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا کہ امیر المومنینؑ نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟

صعصعہ نے جواب دیا: اے ابنِ سبرہ! وہ ذات جس کے پیچھے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترتِ رسولؐ اللہ میں سے بارہواں اور اولادِ حسینؑ بن علیؑ کا نواں ہو گا، اور در حقیقت وہی آفتاب ہے جو مغرب سے طلوع ہو گا اور رُکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائے گا۔ وہ

ساری روئے زمین کو پاک کرے گا، میزانِ عدل قائم کرے گا کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کرے سکے گا اور اسی کے متعلق امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کہ اُن کے حبیبؐ نے اُن سے عہد لیا ہے وہ یہ بات اپنی عترت کے سوا اور کسی کو نہ بتائیں۔

(بِحَارُ الاَنوار، جلد12 (اردو)، جلد52-53 (عربی))